84982 ـ محرم عورتوں سے زنا کا جرم اور گناہ زیادہ شدید ہے

سوال

محرم عورت سے زنا کی حد کیا ہے، اور کیا اس سے توبہ ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

محرم عوتوں سے زنا کرنا غیر محرم عورتوں کے ساتھ زنا سے زیادہ گناہ ہے، کیونکہ اس میں قطع رحمی، اور صلہ رحمی پر زیادتی و اذیت ہے کیونکہ صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ قطع رحمی.

بعض علماء کرام تو کہتے ہیں کہ محرم عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرنے والے کو مطلقا قتل کیا جائیگا، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، یہ امام احمد کی ایک روایت ہے.

اور جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ اسے زنا کی حد لگائی جائیگی، تو اس طرح شادی شدہ کو رجم کیا جائیگا، اور غیر شادی شدہ کو ایک سو کوڑے مارے جائینگے، چاہے یہ گناہ کے اعتبار سے زیادہ ہے.

اور مطالب اولی النھی میں درج ہے:

" زنا کے متعلق احادیث کے عموم کی بنا پر اپنی محرم عورت مثلا بہن کے ساتھ زنا کرنے والا کسی عام عورت کے ساتھ زنا کرنے والے کی طرح ہی ہے، اور اس سے یعنی امام احمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: ہر حال میں محرم عورت کے ساتھ زنا کرنے والے کو قتل کیا جائیگا، یعنی شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ.

امام احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا: تو عورت کے متعلق کیا ہے ؟ تو امام احمد رحمہ اللہ نے کہا: دونوں ایک ہی معنی میں ہیں.

اور مذہب وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے (یعنی محرم کے ساتھ زنا کرنا دوسری عورت کی طرح ہی ہے) . انتہی.

دیکھیں: اولی النھی (6 / 181).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی ماں، بیٹی اور بہن کے ساتھ وطئی کرنے کے متعلق کہتے ہیں:

" بلا شبہ اس سے طبعی طور پر مکمل نفرت ہے، باوجود اس کے کہ ایك قول کے مطابق اس میں حد زیادہ شدید ہے، کہ اسے ہر حالت میں قتل ہی کیا جائیگا، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، امام احمد کی دو روایتوں میں سے ایك روایت یہی ہے، اور اسحاق بن راھویہ اور اہل حدیث میں سے ایك جماعت کا بھی قول یہی ہے.

اور ابو داود رحمہ اللہ نے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں اپنے چچا کو ملا تو انہوں نے جھنڈا اٹھا رکھا تھا، میں نے انہیں کہا:

کہا کا ارادہ ہے ؟

تو وہ کہنے لگے: مجھے رسو کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك ایسے شخص کی گردن اڑانے اور اس کا مال لینے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2351) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سنن ابو داود اور ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص اپنی محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کر دو "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف الجامع حدیث نمبر (5524) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

.... مسلمان اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی اپنی محرم عورت کے ساتھ زنا کرے تو اس پر حد جاری ہوگی، صرف حد لگانے کے طریقہ میں اختلاف ہے کہ آیا ہر حالت میں قتل کیا جائیگا یا کہ زنا کی حد لگائی جائیگی ؟

اس میں دو قول ہیں:

امام شافعی امام مالك کا مسلك، اور امام احمد کی ایك روایت یہ ہے کہ اس کی حد زنا کی حد ہے.

اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کی ایك جماعت کا قول یہ ہے کہ اس حد ہر حال میں قتل ہے " انتہی.

ماخوذ از: الجواب الکافی صفحہ نمبر (270)مختصرا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ محرم عورت كے ساتھ زنا كرنے والے كو ہر حال میں قتل كرنے والا قول اختیار ہے.

ان كا كہنا ہے:

" مولف كی ظاہر كلام یہ ہے كہ: محرم اور غیر محرم عورت كے ساتھ زنا كرنے میں كوئی فرق نہیں لیكن محرم عورت كے ساتھ زنا كی حد میں ہر حالت میں اسے قتل كیا جائیگا، كیونكہ اس میں صحیح حدیث وارد ہے، ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی كتاب " الجواب الكافی " میں یہ اختیار كیا ہے كہ جو محرم عورت سے زنا كرے اسے ہر حالت میں قتل كیا جائیگا.

مثلا: اگر اس نے اپنی بہن سے زنا كیا (اللہ محفوظ ركھے) یا اپنی پھوپھی، یا خالہ، یا ساس، یا اپنی اس بیوی كی بیٹی سے جس كے ساتھ دخول كیا ہو، یا اس كے مشابہ تو اسے ہر حال میں قتل كیا جائیگا؛ كیونكہ یہ شرمگاہ كسی بھی حالت میں حلال نہیں، كیونكہ یہ اس كی محرم میں سے ہے، اور اس لیے بھی كہ یہ عظیم فحش كام ہے.

محرم عورت كے ساتھ زنا كرنے والے كو قتل كرنے میں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایك صحیح حدیث وارد ہے، اور امام احمد سے ایك روایت بھی یہی ہے، اور صحیح یہی ہے كہ جو شخص اپنی محرم عورت كے ساتھ زنا كرے اسے قتل كیا جائیگا، چاہے وہ غیر شادی شدہ ہی ہو " انتہی.

دیكھیں: الشرح الممتع (6 / 132) طبع ھجر.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" زنا مصدر كی بنا پر زنا كا گناہ مختلف اور اس كا جرم بڑا ہو جاتا ہے چنانچہ محرم یا شادی شدہ عورت سے زنا كرنا ایك اجنبی اور عام عورت یا خاوند كے بغیر عورت سے زنا كرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے، كیونكہ اس میں خاوند كی حرمت كو پامال كرنا، اور اس كے بستر كو پراگندہ كرنا، اور اس سے ایسا نسب معلق كرنا ہے جو اس كے ساتھ تعلق نہیں ركھتا، اور اس كے علاوہ بھی كئی ایك اذیتیں ہیں.

تو خاوند كے بغیر اور ایك اجنبی عورت كے ساتھ كرنے سے یہ زیادہ بڑا جرم ہے، اور اگر اس كا خاوند پڑوسی ہو تو اس كے ساتھ پڑوس كا گناہ میں مل جائیگا، اور پڑوسی كو سب سے بڑی اذیت سے دوچار كرنا بھی ہے جو كہ سب سے بڑی اور غلط حركت ہے.

اور اگر وہ پڑوسی بھائی بھی ہو، یا پھر قریبی رشتہ دار تو اس میں قطع رحمی كے گناہ كا بھی اضافہ ہو جائیگا.

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے كہ:

" وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ رہتا ہو "

اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر کوئی بڑی اذیت اور مصیبت نہیں، اور اگر پڑوسی اللہ تعالی کی اطاعت و عبادت یا طلب علم اور جہاد کے سلسلہ میں گھر سے باہر گیا ہو تو پھر گناہ اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے، حتی کہ فی سبیل اللہ جہاد میں گئے ہوئے شخص کی بیوی سے زنا کرنے والے شخص کو قیامت کے روز کھڑا کیا جائیگا اور مجاہد اس کے عمل میں سے جو چاہے لے لےگا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مجاہدین کی بیویوں کی حرمت گھر بیٹھے ہوئے اشخاص کے لیے اسی طرح ہے جس طرح ان کی ماؤں کی حرمت ہے، اور جہاد سے پیچھے رہنے والوں میں جو شخص بھی کسی مجاہد کے گھر والوں کی دیکھ بھال کرتا، اور اس میں خیانت کا مرتکب ہو تو روز قیامت اسے کھڑا کر کے اس کے اعمال سے جو چاہے لے لے گا، تو تمہارا کیا خیال ہے ؟ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1897).

یعنی آپ کا کیا خیال ہے کہ آیا وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑے گا ؟ یہ فیصلہ اس وقت کا ہے جب اسے ایك نیکی کی بھی شدید ضرورت ہو گی تو جو چاہے وہ اس کی اعمال میں سے لے سکتا ہے.

اور اگر اتفاقا وہ عورت اس کی رشتہ دار بھی ہو تو اس میں قطع رحمی کا گناہ بھی شامل ہو جائیگا، اور اگر وہ زانی شادی شدہ بھی ہو تو پھر اس کا گناہ اور بھی زیادہ ہے، اور اگر بوڑھا ہو تو پھر اس کی سزا اور گناہ اور بھی زیادہ ہے، اور اگر وہ زنا حرمت والے مہینہ یا حرمت والے شہر میں کیا گیا ہو تو اس کا گناہ اور بھی بڑھ جائیگا، یا ان اوقات میں کیا گیا ہو جو اوقات اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ عظمت والے ہیں، مثلا نمازوں کے اوقات یا قبولیت کے اوقات تو اس کا گناہ اور بھی زیادہ ہو جائیگا " انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (24 / 20).

دوم:

جو شخص بھی اس بیماری اور گناہ میں مبتلا ہو جائے اسی جتنی جلدی ہو سکے اس سے توبہ کرلینی چاہیے، کیونکہ ہر گناہ سے توبہ کرنا صحیح ہے، چاہے وہ گناہ کتنا بھی بڑا اور عظیم ہی کیوں نہ ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کیا انہیں معلوم نہیں کہ یقینا اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے، اور صدقات لیتا ہے، اور یقینا اللہ تعالی ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے التوبة (104).

اور ايك مقام پر اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان اس طرح ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گنہگار ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا، لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالی جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے الفرقان (68 - 70).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور یقینا بلا شبہ میں اس شخص کو بخشنے والا ہوں جو توبہ کر کے ایمان لے آتا ہے، اور نیك و صالح اعمال کرتا ہے، اور پھر ہدایت پر آجاتا ہے طہ (82).

اس آيت ميں اس بات كى طرف راہنمائى كى گئى ہے كہ توبہ كرنے والے شخص كو اعمال صالحہ كثرت كے ساتھ كرنے چاہيں، اور وہ ہدايت كى راہ پر چلے، اور گمراہى كے اسباب سے دور رہے.

واللہ اعلم .